احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 18 مارچ 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

سوموار 18 مارچ 2013ء 5 جمادی الاول 1434 ہجری 18 امان 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 63

صحف مطہرہ

اللہ کا رسول مطہر صحیفے پڑھتا تھا۔ ان میں قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات تھیں۔

(سورۃ البینۃ آیات 4,3)

یہ معزز صحیفوں میں ہے۔ جو بلند و بالا کئے ہوئے بہت پاک رکھے گئے ہیں۔ لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ (جو) بہت معزز (اور) بڑے نیک ہیں۔

(سورۃ عبس آیات 14 تا 17)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بیماری سے شفاء کے بعد وسط 1913ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول دن میں دو دفعہ درس دینے لگے یعنی فجر اور ظہر کے بعد۔

(الفضل 18 جون 1913ء ص 1)

یہ ایک نعمت غیر مترقبہ تھی جسے حاصل کرنے کے لئے احمدی بڑے اشتیاق سے حاضر ہوتے تھے۔

اس کے علاوہ بھی سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے نوجوانوں کے لئے کئی بار مختلف قسم کی تربیتی کلاسز کا انعقاد فرمایا۔ مثلاً 1910ء میں آپ نے سکولوں اور کالجوں کی تعطیلات کے دوران قادیان آنے والے طلباء کے لئے ایک تربیتی کلاس کا اجراء فرمایا۔ کلاس کے نصاب میں قرآن وحدیث اور بعض قصائد شامل تھے۔ آپ نے ان کو بڑی محنت سے پڑھایا اور عربی و دینی علوم سے متعارف کیا۔

(بدر 12 مئی 1910ء ص 2 کالم 1)

بیماری سے صحت یاب ہونے کے باوجود حضرت خلیفہ اول کی صحت بحال نہیں ہوسکی تھی اور زیادہ کمزوری کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے تھے۔ مگر آپ کے دینی مشاغل پورے زور شور سے جاری تھے۔ آپ نے جلسہ سالانہ (1913ء) پر ابھی ابتدائی کلمات ہی کہے تھے کہ آپ کی طبیعت خراب ہوگئی اور تقریر مکمل کئے بغیر واپس تشریف لانا پڑا۔ (الفضل 12 دسمبر 1935ء ص 6 کالم 3)

بایں ہمہ قرآن مجید اور بخاری شریف کا درس آپ اس حالت میں بھی برابر دیتے رہے۔ جو آپ کی روح کی غذا اور دل کی تسکین کا واحد ذریعہ تھا۔ اپنے پیارے خدا کے پیارے کلام کو سنانے میں ناغہ نہیں ہونے دیا اور درس کے لئے تشریف لے آئے۔ دراصل یہ آپ کی مرض الموت کا آغاز تھا۔

(الفضل 14 جنوری 1914ء ص 1)

دوران درس آپ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ میں درس کا یہ دور ختم کرلوں اور بڑی خواہش ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے ترجمہ انگریزی جو کیا ہے اس کے نوٹ سن لوں کچھ سن بھی چکا ہوں مگر میری دم بہ دم طاقت کم ہوتی جاتی ہے کہاں میں تم کو بیت میں جا کر پھر مدرسہ میں جا کر قرآن سناتا تھا پھر میں اٹھ کر سناتا تھا مگر اب یہ بھی طاقت نہیں اب بیٹھنے پر مجبور ہوں۔ (الفضل 11 فروری 1914ء ص 13)

7 فروری 1914ء کو پیاس کی تکلیف رہی۔ اس دن بہت سے احباب عیادت کے لئے حاضر ہوئے۔ اس دن انگریزی ترجمہ کے بیس پارے کے نوٹ ختم ہوگئے۔ اس کی طباعت کے اخراجات کے لئے آپ نے خود تحریک کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ (تاریخ احمدیت جلد 3 ص 502)

اس کے بعد کمزوری بہت زیادہ ہوگئی۔ مگر اسی عالم میں 14 فروری کو فرمایا بول تو میں سکتا ہوں خدا کے سامنے کیا جواب دوں گا۔ درس کا انتظام کرو کہ میں قرآن مجید سنادوں۔ (الفضل 18 فروری 1914ء ص 1 کالم 1)

27 فروری کو آپ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی میں منتقل ہوئے اور اسی روز سے آپ نے بدستور قرآن مجید کے نوٹ سننے شروع کئے۔ مولوی محمد علی صاحب نے عرض کیا کہ حضور پچیسواں پارہ ختم ہوگیا ہے۔ دعا کے لئے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ تیرا فضل تیرا کرم۔ پھر فرمایا مجھ پر تو خداتعالیٰ کی رحمت کے عجیب عجیب بادل چڑھتے ہیں اور مجھ پر برستے ہیں۔ اس بہار کی پھوہار کو میں ہی سمجھتا ہوں۔ (الحکم 7 مارچ 1914ء)

4 مارچ 1914ء کو نماز عصر کے بعد حضرت خلیفہ اول کو یکا یک ضعف محسوس ہونے لگا۔ اسی وقت آپ نے حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب کو قلم دوات لانے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ قلم دوات اور کاغذ لے آئے اور آپ نے لیٹے لیٹے کاغذ ہاتھ میں لیا اور جو وصیت لکھی اس میں فرمایا قرآن و حدیث کا درس جاری رہے۔ (الحکم 7 مارچ 1914ء ص 5)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا یہی طرز عمل اور یہی وصیت تھی جس نے آئندہ جماعت احمدیہ میں درس قرآن کو ہمیشہ کے لئے جاری کر دیا۔

آپ نے وفات سے پہلے اپنی بیٹی امۃ الحی صاحبہ سے فرمایا کہ میرے مرنے کے بعد میاں (بشیر الدین محمود احمد صاحب) سے کہہ دینا کہ وہ عورتوں میں بھی درس دیا کریں۔ (تاریخ احمدیت جلد 3 ص 512)

تجارت کے لئے فراست کی ضرورت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا۔

’’تجارت کے لیے فراست کی بھی ضرورت ہے اور یہ تو ہے ہی اللہ کی عطا اور دعا ہی سے مل سکتی ہے یا دعا سے قائم رہ سکتی ہے...... پس صحابہؓ کو جو بزرگی اور عزت حاصل ہوئی تھی وہ اس کتاب کے ذریعہ ملی تھی۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کے حضور جھک کر اور خدا سے برکات حاصل کر کے تجارت میں بھی فراست پائی تھی۔‘‘

(خطبات ناصر جلد 7 صفحہ 289)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ضرورت سٹاف

ناصر ہائیر سیکنڈری سکول دارالیمن وسطی ربوہ کو کالج / سکول سیکشن میں مندرجہ ذیل آسامیوں کیلئے خدمت کا جذبہ رکھنے والے احمدی کارکنان کی ضرورت ہے۔ مذکورہ اہلیت کے حامل احمدی احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں بنام ناظر صاحب تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ مصدقہ از صدر محلّہ / امیر جماعت مع اپنی اسناد کی نقول مورخہ 20 مارچ 2013ء تک سکول میں جمع کرادیں۔

کیمسٹری لیب اسسٹنٹ ایف ایس سی (پری میڈیکل)

کمپیوٹر لیب اسسٹنٹ ICS / ایف ایس سی (کمپیوٹر کا کام کرنے کا تجربہ ہو)

(پرنسپل ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

رپورٹ مکرم محمد محمود طاہر صاحب منتظم اشاعت سپورٹس ریلی

15 ویں سالانہ سپورٹس ریلی مجلس انصاراللہ پاکستان

منعقدہ 22 تا 24 فروری 2013ء

مجلس انصاراللہ پاکستان کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی 15ویں سالانہ سپورٹس ریلی کا انعقاد مورخہ 22 تا 24 رفروری 2013ء کرنے کی توفیق ملی۔ محدود تعداد کی اجازت کے پیش نظر امسال پاکستان کے 9 علاقہ جات اور 39 اضلاع کے 334 کھلاڑیوں نے سپورٹس ریلی میں شرکت کی۔

کھلاڑیوں کے لئے رہائش کا انتظام سرائے ناصر نمبر 1، نمبر 2، نمبر 3، سرائے مسرور، دارالضیافت اور خدام الاحمدیہ پاکستان کے تعمیر نو بلاک میں کیا گیا۔ رجسٹریشن آفس انصاراللہ کے مین گیٹ کے ساتھ سیکیورٹی روم میں بنایا گیا تھا۔ مہمانوں کے لئے کھانے کا پنڈال انصاراللہ کے سبزہ زار میں بنایا گیا تھا جبکہ نمازوں کا انتظام ایوان محمود میں کیا گیا تھا۔

افتتاحی تقریب

پندرہویں سالانہ سپورٹس ریلی کی پر وقار افتتاحی تقریب مورخہ 22 رفروری 2013ء کو بوقت 9 بجے صبح ایوان محمود میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان تھے۔ تلاوت کے بعد محترم صدر مجلس نے عہد دہرایا۔ نظم کے بعد محترم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب منتظم اعلیٰ سپورٹس ریلی نے جملہ شرکاء ریلی کو خوش آمدید کہا اور ابتدائی رپورٹ پیش کی۔ سابقہ روایات کے مطابق سال گزشتہ کے چیمپیئن مکرم طارق حبیب ملک صاحب آف علاقہ لاہور نے سپورٹس ریلی 2013ء کے افتتاح کا رسمی اعلان کیا۔ جس کے بعد محترم صدر مجلس نے اپنے صدارتی خطاب میں کھلاڑیوں کو قیمتی نصائح سے نوازا اور جسمانی صحت کی روحانی و عملی زندگی میں افادیت بیان فرمائی۔ دعا کے ساتھ یہ پروقار تقریب اختتام پذیر ہوئی جس کے بعد انصاراللہ کے لان میں جملہ شرکاء ریلی کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی اور پھر آؤٹ ڈور مقابلہ جات کا باقاعدہ آغاز گراؤنڈ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ میں ہوا۔

مندرجہ ذیل کھیلوں کے مقابلے کروائے گئے بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، والی بال، رسہ کشی، مشاہدہ معائنہ، کلائی پکرنا، پیدل چلنا، دوڑ 100 میٹر، سیر اور اس کے بعد مشاہدات قلمبند کرنا، سائیکل ریس گولہ پھینکنا، تھالی پھینکنا اور نیزہ پھنکنا۔ اس کے علاوہ دو نمائشی میچز کروائے گئے۔ باسکٹ بال کا نمائشی میچ ربوہ اور ریسٹ آف پاکستان کے مابین ہوا جبکہ رسہ کشی کا دلچسپ نمائشی میچ قائدین کرام اور ناظمین اضلاع و علاقہ کے مابین ہوا۔ آؤٹ ڈور مقابلے گراؤنڈ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ اور جلسہ گاہ میں جبکہ انڈور مقابلہ جات کا انعقاد ایوان محمود اور ایوان ناصر میں ہوا۔ ان تین ایام میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 300 سے زائد میچز کروائے گئے۔ دوڑ 100 میٹر، کلائی پکڑنا، پیدل چلنا، ٹیبل ٹینس، اور بیڈمنٹن میں صف اول و دوم کے الگ الگ جبکہ باقی مقابلہ جات کا ایک ہی معیار تھا۔

نعتیہ مشاعرہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے انصاراللہ پاکستان 2013ء کے سال کو سیرۃ النبی ﷺ کے سال کے طور پر منا رہی ہے۔ اس کی مناسبت سے امسال ریلی کے موقع پر ہونے والے پروگرام رنگ بہار میں کل پاکستان نعتیہ مشاعرہ کا اہتمام کیا گیا جس میں پاکستان کے مختلف شہروں سے آئے ہوئے شعراء کرام نے سرور کائنات ﷺ کے حضور گلہائے عقیدت پیش کئے۔ یہ نشست مورخہ 23 فروری بوقت 7:30 بجے رات ایوان ناصر میں منعقد ہوئی۔ اس مشاعرہ کے میر محفل جناب طاہر عارف صاحب (اسلام آباد) تھے۔ شریک شعراء کے اسماء یہ ہیں: جناب عبدالکریم قدسی صاحب۔ جناب پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب۔ جناب لئیق احمد عابد صاحب (ربوہ) جناب پروفیسر عبدالکریم خالد صاحب جناب ناصر سید صاحب (لاہور)۔ جناب آفتاب احمد اختر صاحب (فیصل آباد)۔ جناب منور بلوچ صاحب (لیہ) جناب اطہر حفیظ فراز صاحب (سیالکوٹ) جناب محمد مقصواحمد منیب صاحب (ربوہ) اور جناب خواجہ عبدالمومن صاحب (ناروے) مشاعرہ کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی مشہور نعت ''اے شاہ مکی و مدنی سید الوریٰ'' کو مکرم ھبۃ الرحیم صاحب نے ترنم سے پیش کیا۔ اسی طرح محترم پروفیسر چوہدری محمد علی مضطر صاحب کا کلام سید حمید الحسن شاہ صاحب آف سمبڑیال اور محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ کا نعتیہ کلام مکرم نعیم اللہ مانگٹ صاحب نے ترنم کے ساتھ پیش کیا۔ دو گھنٹے کی اس بابرکت نشست میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم فرید احمد ناصر صاحب نے سرانجام دیئے۔ سامعین میں شرکاء ریلی، بعض معزز مہمانان کے علاوہ قائدین کرام کی بیگمات و معزز خواتین نے سرائے ناصر نمبر 1 میں اس نشست سے استفادہ کیا۔

ریلی کی اختتامی تقریب

پندرہویں سالانہ سپورٹس ریلی کی اختتامی تقریب مؤرخہ 24 رفروری 2013ء دوپہر 12:00 بجے ایوان محمود میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔ قبل ازیں صف دوم کے فائنل مقابلہ جات بیڈمنٹن و ٹیبل ٹینس کا انعقاد بھی ہوا۔ تلاوت کے بعد صدر مجلس نے عہد دہرایا۔ جس کے بعد منتظم اعلیٰ سپورٹس ریلی مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب نے ریلی کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 13 کھیلوں کے 18 ایونٹس منعقد ہوئے اور کھیلوں کے 300 سے زائد میچز کروائے گئے۔ رپورٹ کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ امسال ریلی کے بہترین کھلاڑی مکرم تحسین احمد صاحب آف علاقہ لاہور قرار پائے۔ جبکہ مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے بہترین علاقہ ربوہ رہا جس کی ٹرافی مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب (زعیم اعلیٰ ربوہ) نگران علاقہ ربوہ نے وصول کی۔ تقسیم انعامات کے بعد محترم مہمان خصوصی نے مختصر دعائیہ اختتامی کلمات سے شرکاء ریلی کو نوازا اور پھر اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ سپورٹس ریلی کا کامیاب اختتام ہوا۔ دعا کے بعد ایوان محمود کے غربی لان میں نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں اور پھر جملہ شرکاء کے اعزاز میں انصاراللہ کے لان میں ظہرانہ دیا گیا۔ ظہرانہ کے بعد اعزاز پانے والے کھلاڑیوں و انتظامیہ کے محترم صدر مجلس کے ساتھ گروپ فوٹوز ہوئے۔ یوں اللہ کے فضل سے 15 ویں سالانہ سپورٹس ریلی انصاراللہ پاکستان کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

غزل

تیرے کوچے میں بکھر جاؤں اگر!
حادثہ اک یہ بھی کر جاؤں اگر!

اپنی غزلوں کو سجا کر طشت میں
تیرے دروازے پہ دھر جاؤں اگر!

عہد کی تصویر کو کر کے خفا
اس میں کوئی رنگ بھر جاؤں اگر!

میں ترا ہی عکس ہوں لیکن ترے
پاس سے ہو کر گزر جاؤں اگر!

واپس آ جاؤں میں اپنے آپ میں
اپنی آہٹ سے نہ ڈر جاؤں اگر!

کیوں بلا بھیجا تھا اتنے پیار سے
اب کبھی واپس نہ گھر جاؤں اگر!

تجھ سے ملنا تو انوکھی بات ہے
خود سے مل کر بھی مکر جاؤں اگر!

حادثہ ہو جائے شہر ذات میں
اس ٹریفک میں ٹھہر جاؤں اگر!

کوئی سمجھے گا نہ اب میری زباں
لوٹ کر بارِ دگر جاؤں اگر!

عقل کے میدان میں کھا کر شکست
عشق کی بازی بھی ہر جاؤں اگر!

جی اٹھوں مضطر! ہمیشہ کے لئے
مسکرا کر آج مر جاؤں اگر

چوہدری محمد علی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

یکے از 313 کبار رفقاء حضرت مسیح موعود

حضرت میاں محمد اکبر صاحب آف بٹالہ گورداسپور

(قسط اول)

حضرت میاں محمد اکبر صاحب ولد گلاب دین صاحب قوم راجپوت اصل میں بٹالہ کے قریب ایک گاؤں بلہووال ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے لیکن اپنے کاروبار کی وجہ سے بٹالہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ آپ کی شادی قادیان میں ہوئی تھی اس کے علاوہ آپ کی ایک ہمشیرہ بھی قادیان ہی میں بیاہی ہوئیں تھیں اس وجہ سے آپ کا قادیان آنا جانا رہتا تھا اور اسی آمد و رفت کی وجہ سے آپ حضرت مسیح موعود کے پرانے ملنے والوں میں سے تھے اور حضور بھی آپ کی اوائل زندگی کے اس تعلق کی وجہ سے آپ سے محبت و شفقت سے ملتے۔ قادیان آنے کے لیے بٹالہ گویا دروازہ تھا اس لیے قادیان آنے والے اکثر دوست بٹالہ میں آپ ہی کے مکان پر ٹھہرتے اور آپ ان بھائیوں کی خدمت نہایت اخلاص سے کرتے۔

کتاب براہین احمدیہ میں اعانت

1880ء میں جب براہین احمدیہ لکھی گئی تو آپ نے بھی اس کی اشاعت کی اعانت میں حصہ لیا اور دو آنے بطور اعانت دیئے حضور اقدس نے کتاب کی ابتدا میں ''فہرست معاونین کتاب براہین احمدیہ'' درج فرمائی ہے جس میں آپ کا نام بھی موجود ہے:

(02) میاں اکبر ساکن بلہووال ضلع گورداسپور 2۔ بطور اعانت

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 12)

قبول احمدیت

یوں تو آپ ابتدا ہی سے حضور سے عقیدت رکھتے تھے لیکن آپ کا سن بیعت معلوم نہیں۔ آپ کے چھوٹے بھائی حضرت میاں اللہ یار صاحب ٹھیکیدار کی بیعت 1889ء محفوظ ہے، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ بھی آغاز احمدیت 1889ء میں داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے کیونکہ اپنے خاندان میں حضرت اقدس سے وابستہ ہونے والے پہلے شخص آپ ہی تھے۔ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب جماعت بٹالہ کی تاریخ احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اس جماعت کے آدم میاں محمد اکبر ٹھیکیدار چوب تھے جو براہین احمدیہ کے زمانے سے حضرت اقدس سے ارادت رکھتے تھے اور جن کو یہ شرف اور سعادت حاصل تھی کہ حضرت اقدس اکثر ان کے قیام گاہ پر قیام فرما ہوتے تھے وہ ذیل گھر کے پاس اپنی دکان کرتے تھے اور احباب وہاں ہی آ کر اترتے تھے، وہ گویا ایک قسم کا مہمان خانہ تھا جس محبت اور اخلاص سے وہ کام کرتے تھے وہ قابل رشک ہے''۔

(الفضل 17۔ اکتوبر 1950ء ص5 کالم 1)

کتب حضرت اقدس میں ذکر

حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب میں آپ کا تذکرہ محفوظ ہے۔ 1892ء میں جماعت احمدیہ کا دوسرا جلسہ سالانہ قادیان میں منعقد ہوا جس میں تقریباً 800 احباب شامل ہوئے بیرون از قادیان سے آئے ہوئے 327 افراد کے نام حضور کی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں درج ہیں جس میں آپ کا نام 145 نمبر پر موجود ہے:

145۔ میاں محمد اکبر صاحب ٹھیکیدار لکڑی بٹالہ ضلع گورداسپور

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد نمبر 5 صفحہ 622)

اسی طرح حضور نے اپنی کتاب آریہ دھرم میں گورنمنٹ کے نام یہ اطلاع دی ہے کہ مخالفین کی طرف سے جھوٹی اور بے اصل روایات کو بنیاد بنا کر ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر دل آزار حملے کئے جاتے ہیں اس اطلاع کے ساتھ دو تجاویز بھی گورنمنٹ کو پیش کی ہیں جس کے بعد تقریباً 700 افراد کے اسماء درج کئے ہیں۔ حضرت میاں محمد اکبر صاحب کا نام بٹالہ کے تحت اسماء میں موجود ہے۔

(آریہ دھرم، روحانی خزائن جلد نمبر 10 ص 93 کالم 2)

پھر حضور نے اپنی کتاب سراج منیر میں ''فہرست آمدنی چندہ برائے طیاری مہمان خانہ و چاہ وغیرہ'' کے تحت اپنی جماعت کے متعدد افراد کے نام بمع چندہ درج کیے ہیں۔ حضرت میاں محمد اکبر بٹالہ کا نام بھی چندہ کے ساتھ موجود ہے۔

(سراج منیر، روحانی خزائن جلد نمبر 12 ص 87)

جون 1897ء میں قادیان میں ملکہ وکٹوریہ کی ڈائمنڈ جوبلی منائی گئی اسماء حاضرین جلسہ حضور کی کتاب تحفہ قیصریہ کے آخر میں محفوظ ہیں۔ حضرت محمد اکبر صاحب کا نام 123 نمبر پر (چار آنے) چندہ کے ساتھ موجود ہے۔

(جلسہ احباب، روحانی خزائن جلد نمبر 12 ص 306)

فروری 1898ء میں حضور نے مخالفین احمدیت کی طرف سے لگائے گئے الزامات کی تردید کرتے ہوئے اپنی پُرامن جماعت کے 316 افراد کے نام درج فرمائے جس میں 185 نمبر پر حضرت میاں محمد اکبر صاحب ٹھیکیدار چوب بٹالہ نام موجود ہے۔

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد نمبر 13 صفحہ 384)

1893ء میں حضور نے عیسائیوں سے مباحثہ (مشہور بہ جنگ مقدس) سے پہلے مباحثہ کے شرائط معین کرنے کے لیے ایک وفد احباب کا ڈاکٹر مارٹن کلارک کی طرف بھیجا اس وفد میں حضرت میاں اکبر صاحب بھی شامل تھے۔

(حجۃ الاسلام، روحانی خزائن جلد 6 ص 44,45)

313 رفقاء میں شمولیت

کتاب ''انجام آتھم'' میں حضور نے اپنے 313 رفقاء کے اسماء درج فرمائے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی کو پورا کرتے ہیں، آپ کا نام 77 نمبر پر درج ہے۔

77۔ میاں محمد اکبر صاحب بٹالہ

(انجام آتھم روحانی خزائن جلد 11 ص 326)

نشان کے گواہ

7 مارچ 1898ء کو حضور نے ایک اشتہار بعنوان ''کیا محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعت السنہ کو عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور میں کُرسی ملی؟'' شائع فرمایا جس میں 100 سے زائد احباب کے نام بطور گواہ تحریر فرمائے ہیں جس میں آپ کا نام بھی شامل ہے۔ محمد اکبر صاحب ٹھیکیدار بٹالہ۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 37)

ایک مکتوب میں بطور گواہ

31 دسمبر 1892ء کو حضور نے محمد حسین بٹالوی کو ایک خط تحریر فرمایا جس کے آخر میں 16/احباب کے نام بطور گواہ تحریر فرمائے، پندرھویں نمبر محمد اکبر ساکن بٹالہ نام موجود ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 291)

حضرت اقدس کی میزبانی اور خدمت کا شرف

حضرت اقدس مسیح موعود بیرون از قادیان سفروں کے لیے اکثر بٹالہ ہی سے روانہ ہوتے جہاں حضرت محمد اکبر صاحب کو آپ کی خدمت کی توفیق ملتی۔ حضرت میاں اللہ یار صاحب (آپ کے برادر اصغر) بیان کرتے ہیں:

''ہمارے بڑے بھائی محمد اکبر صاحب مرحوم وہاں ٹھیکہ کا کام کرتے تھے۔ وہاں ہمارے مکانات بھی تھے حضور دوسری شادی کر کے جب دہلی سے واپس تشریف لائے تو بٹالہ میں ہم نے حضور کی دعوت کی تھی، حضور ہمارے ہاں ہی ٹھہرے تھے وہ فضل الدین کی حویلی تھی جس میں حضور کو ٹھہرایا گیا تھا اس کے بعد ہی ہم نے بٹالہ میں اپنے مکان تعمیر کرائے تھے۔''

(الفضل 6 دسمبر 1942ء ص3 کالم 1)

حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب (1898-1957ء) آپ کی مہمان نوازی کا ایک اور واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''میری بیوی نے مجھ سے بیان کیا اور انھوں نے حضرت اماں جان سے سنا کہ ایک دفعہ حضرت اقدس بٹالہ تشریف لے گئے اور چونکہ کافی دن ٹھہرنا تھا اس لیے دوستوں سے فرمایا کہ ہم اپنے ٹھہرنے کا خود انتظام کریں گے چنانچہ حضور سرائے میں ٹھہر گئے، میاں محمد اکبر صاحب کا وہاں لکڑیوں کا ٹال تھا انہوں نے عرض کیا کہ حضور لکڑیاں تو میرے اپنے ٹال کی ہیں اس لیے یہ تو اور جگہ سے لینی مناسب نہیں حضور یہ استعمال فرماویں۔ دوسرے دن حاضر ہو کر عرض کیا کہ یہاں کا آٹا بڑا خراب ہے میں نے خود گندم صاف کروا کر آٹا پسوایا ہے چنانچہ وہ ایک بوری آٹا کی لے آئے، تیسرے روز حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور یہاں کا گھی بڑا خراب ہے اس سے صحت پر برا اثر پڑے گا چنانچہ انہوں نے گھی کا بھی ایک ٹین لے کر حضور کی خدمت میں پیش کر دیا۔''

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 11 صفحہ 182,183)

حضرت محمد اکبر صاحب کے بیٹے حضرت محمد ابراہیم صاحب فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں جب ریل، موٹر، ٹانگہ نہیں ہوتا تھا تو یکہ پر حضور قادیان سے بٹالہ تک جاتے تھے یا کبھی ڈولی میں بیٹھ کر جایا کرتے تھے، شہر سے جو ریلوے روڈ ہے اس کے اوپر منڈی میں ذیل گھر ہے اس ذیل گھر کے ساتھ جنوب کی زمین جہاں آج کل دکانیں ہیں یہ ہمارے والد صاحب کی زمین تھی اس میں لکڑی کی دکان تھی۔ حضرت مسیح موعود اس ذیل گھر کے اوپر کے بالا خانہ میں فروکش ہوا کرتے تھے اور کھانے کا انتظام ہمارے گھر میں ہوا کرتا تھا، کھانا شہر سے تیار ہو کر مزدوروں کے سروں پر ذیل گھر پہنچ جایا کرتا تھا اور وہاں حضور اپنے خادموں اور مہمانوں کے ساتھ کھانا تناول فرمایا کرتے اور پھر آرام کر کے جہاں تشریف لے جانا ہوتا تشریف لے جاتے اور یہ دستور عموماً آتے اور جاتے وقت ہوتا۔''

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 14 صفحہ 309-310)

آپ کے بھائی حضرت میاں اللہ یار صاحب ٹھیکیدار فرماتے ہیں۔

''ہم چونکہ بٹالہ میں رہتے تھے حضور مقدمہ کلارک میں ایک دفعہ جب تشریف لائے تھے، حضور کی خدمت میں ہم اکثر حاضر ہوتے۔ ایک

دفعہ جب حضور تشریف لائے تو میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا، حضور نے دیکھ کر فرمایا محمد اکبر کہاں ہے؟ میں نے عرض کی کہ حضور ایک گاؤں میں گئے ہوئے ہیں۔ حضور تشریف فرما تھے میں حضور کے پاؤں دبانے لگا حضور کے محمد اکبر صاحب کے یاد کرنے پر ابھی دس منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ محمد اکبر صاحب بھی حاضر ہوگئے، میرے بھائی نے پوچھا کہ حضور کھانے کے لیے کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ کھانا تو کھالیا ہے مگر بعض دوست باقی رہ گئے ہیں چنانچہ اسی وقت میں تندور سے روٹیاں لینے کے لیے چلا گیا اور لاکر جو دوست رہ گئے تھے ان کو کھانا کھلایا......

میرے بھائی کا کاروبار بٹالے میں تھا قادیان میں ان دنوں میں لنگر اور حضور کے گھر کے لیے اچھا آٹا دستیاب نہیں ہوتا تھا اس لیے حضور نے میرے بھائی کو حکم دیا کہ تم بٹالے سے آٹا لنگر کے لیے مہیا کیا کرو جو ہم مہیا کیا کرتے تھے۔''

(الحکم 28 جنوری 1936ء ص 3)

حضرت حافظ نور محمد صاحب (بیعت 21 ستمبر 1889ء - وفات 27 دسمبر 1945ء) فرماتے ہیں:۔

''ڈاکٹر مارٹن کلارک والے مقدمہ کے دوران ....حضرت اقدس یکہ پر روانہ ہوگئے اور نو بجے کے قریب ڈاک بنگلہ بٹالہ میں گئے...شام کے بعد میاں محمد اکبر صاحب ٹھیکیدار لکڑی نے (جو بڑے ہی مخلص اور ہنس مکھ تھے اور حضور کے فدائیوں میں سے تھے) دعوت کی...''

(رفقاء احمد جلد 13 صفحہ 224,225 مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب، الناشر: احمدیہ بک ڈپو ربوہ۔ دسمبر 1967ء)

دعوت الی اللہ

حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنی جماعت میں دعوت الی اللہ کی جو روح پیدا کردی تھی اس سے آپ نے بھی وافر حصہ پایا تھا، حتی الوسع لوگوں کو امام مہدی کی آمد کا بتاتے رہتے، احمدیت کے مشہور بزرگ حضرت میاں فضل محمد صاحب آف ہرسیاں (بیعت 1896ء - وفات 7 نومبر 1956ء) آپ ہی کے ذریعے داخل احمدیت ہوئے۔ حضرت میاں فضل محمد صاحب اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''پہلے میری سکونت موضع ہرسیاں تحصیل بٹالہ (ضلع گورداسپور) کی تھی اور بعض دوست میرے پاس آکر حضرت مسیح موعود کی کچھ باتیں کیا کرتے تھے اور میں کچھ کچھ سوال جواب کیا کرتا تھا۔ اتفاقاً جلسہ 1896ء کے موقعہ پر جبکہ میں ایک دوست کو جو سری گوبند پور میں رہتا تھا، گھوڑے پر سوار ہوکر اس کے ملنے کے واسطے براستہ قادیان جارہا تھا اور میں جب (بیت) اقصیٰ کے دروازے کے سامنے پہنچا تو میرے ایک دوست محمد اکبر صاحب (بٹالوی) بیت کے اندر سے باہر نکلے اور مجھ سے ملے اور انہوں نے میرے گھوڑے کی باگ پکڑلی اور مجھے گھوڑے سے اتار دیا اور فرمایا کہ آج جلسہ ہے میں ہرگز آپ کو نہیں جانے دوں گا چنانچہ انھوں نے میرا گھوڑا کسی رشتہ دار کے ہاں باندھ دیا اور مجھے ساتھ لے کر (بیت) کے اندر چلے گئے جب میں اندر گیا تو اس وقت میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود بیٹھے ہیں اور مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم تقریر فرمارہے تھے، میں وہاں بیٹھا رہا اور تقریریں سنتا رہا چنانچہ میں دو دن قادیان شریف ہی میں رہا اور میں نے چندہ بھی دیا ایک دوست جو چندہ لے رہا تھا اس نے میرا نام پوچھا مگر میں نے اس کو نام نہ بتلایا اور چندہ دے دیا، آخری دن جب بیعت شروع ہوئی تو محمد اکبر صاحب نے میرا ہاتھ پکڑ کر اوپر رکھ دیا میں نے دل میں کہا جب تک میرا ارادہ نہ ہو بیعت کیا ہوگی میں نے ہاتھ نہ اٹھایا اور دعا میں شامل ہوگیا۔ جب میں واپس گھر گیا تو میرے دل میں یہی خیال گزرتا کہ قادیان میں سوائے قرآن شریف کے اور نیک دینی باتوں کے اور کچھ نہیں سُنا لوگ صرف یاد الٰہی میں مشغول ہیں اس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے نمازوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دُعا کرنی شروع کی۔

کئی دن کے بعد میں بٹالہ میں سودا خریدنے کے لیے گیا تو میں پہلے اس دوست محمد اکبر صاحب کے پاس چلا گیا وہاں بھی یہی باتیں شروع ہوگئیں اور انہوں نے ذکر کیا کہ کل سیٹھ صاحب مدراس سے تشریف لائے ہیں اور قادیان تشریف لے گئے ہیں چنانچہ ایسی ایسی باتوں سے میرے دل میں جوش پیدا ہوا اور میں نے اُس دوست کو یعنی محمد اکبر کو کہا کہ اس روز آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر بیعت والوں میں شامل ہونے کے لیے حضرت صاحب کے ہاتھ پر رکھ دیا تھا مگر میرا دل نہیں چاہتا تھا مگر آج مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جوش پیدا ہوا ہے اور اب میں اسی جگہ سے قادیان جاتا ہوں اور سچے دل سے توبہ کرکے بیعت میں داخل ہوتا ہوں اس پر میرے اس دوست نے نہایت خوشی کا اظہار کیا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر میرے ہمراہ قادیان پہنچے.....

(رجسٹر روایات رفقاء جلد نمبر 14 صفحہ 275,276)

مالی قربانیاں

سلسلہ کے لیے قربانیوں میں بھی آپ ایک جوش رکھتے تھے اور مالی معاونت کا یہ سلسلہ براہین احمدیہ کے دور سے شروع کررکھا تھا۔ کتاب سراج منیر میں لنگر خانہ کے لیے چندہ کا ذکر محفوظ ہے اسی طرح جلسہ ڈائمنڈ جوبلی 1897ء میں بھی آپ کے چندے کا ذکر محفوظ ہے۔ 1899ء میں حضور نے حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب کے مکان کے لیے چندے کی تحریک فرمائی جس میں آپ نے 10 آنے چندہ دیا (الحکم 17 دسمبر 1899ء صفحہ 7 کالم 3) حضرت مولوی فتح الدین صاحب دھرم کوٹ بگہ نے پنجابی نظم وفات نامہ حضرت عیسیٰ چھپوائی تو آپ نے اس کے تمام حقوق خرید لیے۔

(الحکم 24 فروری 1900ء صفحہ 6)

1897ء میں حضور نے تعلیم الاسلام سکول کے اجراء کا اعلان فرمایا جس کا اشتہار شائع کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

''مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب توفیق اپنے دائمی چندہ سے اطلاع دیوے کہ وہ اس کار خیر کی امداد میں کیا کچھ ماہواری مدد کرسکتا ہے اگر یہ سرمایہ زیادہ ہوجائے تو کیا تعجب ہے کہ یہ سکول انٹرنس تک ہوجائے۔ واضح رہے کہ اول بنیاد چندہ کی اخویم مخدومی مولوی حکیم نور الدین صاحب نے ڈالی ہے کیونکہ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ میں اس سکول کے لیے ماہوار دس روپیہ دوں گا اور مرزا خدا بخش صاحب نے دو روپیہ اور محمد اکبر صاحب نے ایک روپیہ ماہواری اور میر ناصر نواب نے ایک روپیہ اور اللہ داد صاحب کلرک شاہ پور نے 8/ آنے ماہواری چندہ دینا قبول کیا ہے۔

المشتہر میرزا غلام احمد از قادیان۔ 15 ستمبر 1897ء''

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 455)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اس اشتہار کے ضمن میں فرماتے ہیں:

''اس اشتہار کے پڑھنے سے معلوم ہوجاتا ہے کہ محرکات اجرائے سکول کیا تھے جن بزرگوں کا سکول کے چندہ میں سابقون الاولون کا ذکر ہے ان میں...... مکرم میاں اکبر سلسلہ کے سابقون الاولون میں بہت قدیم تھے براہین احمدیہ کے آغاز سے حضرت اقدس سے عقیدت رکھتے تھے۔ وہ بٹالہ میں لکڑی کی تجارت کرتے تھے ان ابتدائی ایام میں ان کو یہ شرف حاصل تھا کہ جب حضرت اقدس بٹالہ جاتے تو عموماً ذیل گھر میں جس کے ساتھ ہی ان کا ٹال تھا قیام فرماتے، براھین کی اشاعت کے وقت 2 آنے چندہ دیا تھا اور یہ ایسا ہی تھا جیسے ایک وقت کے ایک مٹھی جو احد پہاڑ کے برابر سونا دینے سے افضل ہے اور حضرت اقدس نے اسے نہ صرف قبول فرمایا بلکہ براھین میں اس کی اشاعت کی۔ غرض نہایت مخلص اور ہنس مکھ مہمان نواز اور ملنسار تھے اس تحریر کے وقت میرے تصور کی آنکھ کے سامنے کھڑے ہیں مجھ سے ان کو للہ محبت تھی''۔

(حیات احمد جلد دوم نمبر چہارم [1893ء تا 1897ء] صفحہ 593-592 از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی انتظامی پریس حیدرآباد دکن اگست 1953ء)

مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین
آف کانو نائیجیریا
کی خدمت خلق

مکرم پروفیسر محمد خالد گورایہ صاحب نائب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین آف کانو نائیجیریا کے اوصاف بیان کرتے ہوئے بتاتے ہیں:۔

مربیان کرام واقفین ٹیچرز کی آمد سے بہت خوش ہوا کرتے تھے، نصرت جہاں سکیم کے تحت جب ہمارے سکول نائیجیریا کے North میں کھلے تو بہت خوشی کے اظہار کے ساتھ آنے والے ٹیچرز اور ان کی ضروریات کا ہر طرح سے خیال رکھتے تھے، اس میں ان کی بیگم صاحبہ مرحومہ بھی برابر کی شریک تھیں، ہر نئے آنے والے کے ساتھ ایک مادر مہربان کی طرح کانو کی مارکیٹوں میں سارا سارا دن پھر کر ضروریات زندگی، برتن اور گھریلو ضروریات کی ہر چیز اور وہ چیزیں جو چھوٹے شہروں میں نہیں ملتی تھیں اور نئے آنے والوں کو اس کا ادراک نہیں تھا وہ پورے ساز وسامان کے ساتھ انہیں اپنے Stations کی طرف اپنی دعاؤں کے ساتھ یہ چیزیں خرید کر اور دے کر روانہ کیا کرتی تھیں۔

ہمیں نائیجیریا میں رہتے ہوئے جس چیز یا مدد کی ضرورت پڑتی تھی، نظریں ہمیشہ ڈاکٹر صاحب کی طرف اٹھتی تھیں، یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ N.W.State کے دونوں سکولوں منا اور گوساؤ کے لئے جس چیز کی بھی ضرورت پڑی اس کے خریدنے، لے کر دینے، تعلقات بنانے نبھانے اور کام لینے کے تمام گر ہم نے ان سے سیکھے، خدا جانتا ہے کہ جب بھی ان کی یاد آئے دل سے سعید روح کے لئے دعائیں نکلتی ہیں کہ جو درد سلسلہ کے کاموں کے لئے اور اپنے فرائض کی ادائیگی کی جو فکر انہیں دامن گیر ہوتی تھی خدا کرے کہ سب واقفین زندگی مکرم ڈاکٹر صاحب کی طرح بلکہ ان سے بڑھ کر وقف کی روح کے ساتھ کام کرنے والے بن جائیں۔

آمین

(روزنامہ الفضل 11 نومبر 2010ء)

مکرم محمد اکرم یوسف صاحب

جماعت احمدیہ کینیڈا کا شاندار جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

پس منظر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دشمن نے جو بے ہودہ اور لغو فلم بنائی اور جس ظالمانہ طریق سے اُس عظیم محسن انسانیت کی اہانت کا ایک بار پھر ارادہ کیا اُس نے ہر مومن کا دل چیر کر رکھ دیا اور دنیا بھر میں آپ پر ایمان لانے والوں نے اپنے اپنے انداز میں ردّ عمل کا اظہار کیا۔ لیکن احمدیوں نے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے، اپنے شکستہ دلوں کو سنبھالتے ہوئے ایک مثالی ردّ عمل دکھایا۔ اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق جہاں دنیا بھر کی جماعتوں نے لائحہ عمل تیار کئے وہاں جماعت احمدیہ کینیڈا کی نوجوان نسل نے بھی سر جوڑ لئے اور دوسرے اقدام کے علاوہ ایک ایسے جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا جس میں وسیع پیمانے پر غیر مذاہب والوں کو دعوت دے کر اُس عظیم نبیؐ کی معصومیت کے بارے میں شکوک اور غلط فہمیوں کو دور کیا جائے۔

رائے تھامسن ہال

غیر مذاہب والوں کو بڑی تعداد میں متوجہ کرنے کے لئے مناسب جگہ کا انتخاب بہت ضروری تھا، لہٰذا طویل چھان بین کے بعد ٹورانٹو شہر کے مشہور و معروف اور بالکل وسط میں واقع رائے تھامسن ہال کا انتخاب کیا گیا۔ یہ خوبصورت ہال 1982ء میں تعمیر ہوا۔ جس میں خوبصورت ہال اور گیلریوں میں 2600 افراد کی گنجائش ہے۔ اِس میں آراستہ جدید ترین ساؤنڈ سسٹم، سٹیج اور روشنیوں کے انتظام کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ نے اِس خوبصورت اور دیدہ زیب ہال کا انتخاب کیا۔ جائے وقوع کے اعتبار سے بھی یہاں پہنچنے کے لئے سب وے، بس سروس اور سٹریٹ کار کی سہولتیں مہیا ہیں۔ موٹر گاڑیوں پر آنے والے مہمانوں کے لئے 300 پارکنگ کی جگہیں مختص کی گئی تھیں۔

ذرائع ابلاغ کا استعمال

ایک ایسی ویب سائٹ قائم کی گئی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کرنے کے ساتھ جلسہ کے بارہ میں تمام معلومات پیش کرتی رہی اور شامل ہونے والے خواہش مند خواتین وحضرات کو رجسٹریشن کی سہولت بھی مہیا کرتی رہی۔ اس ویب سائٹ اور جلسہ کی تشہیر کے لئے وسیع پیمانے پر کارروائی کی گئی۔

ڈاؤن ٹاؤن ٹورانٹو کا مشہور ڈنڈاس سکوئر Dundas Square اپنی اہمیت کے لحاظ سے نیویارک کے ٹائمز سکوئر سے مطابقت رکھتا ہے جو تجارتی اور عوامی اعتبار سے یکساں طور پر اہم ہے۔ جہاں سے ہر روز تقریباً ایک لاکھ لوگ گزرتے ہیں۔ اسی سکوئر میں کینیڈا کے سب سے بڑے میڈیا ٹاور پر نصب الیکٹرونک بورڈ اور تمام سب وے سٹیشنوں پر دو ہفتہ تک جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کے بارہ میں پندرہ سیکنڈ کے لئے اشتہار وقفے وقفے سے دکھایا جاتا رہا۔ شہر کی مشہور شاہراہوں پر چلنے والی بسوں، سٹریٹ کاروں اور ٹیکسیوں پر جلسہ کے بڑے بڑے اشتہار لگوائے گئے۔ ٹورانٹو میں سب سے زیادہ شائع ہونے والے اخبار Toronto Star کے علاوہ تمام کمیونٹی اخباروں میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کی تشہیر کی گئی۔ جماعت کے نوجوان رضا کاروں نے شہر کے تمام اہم مقامات پر ہزاروں کی تعداد میں تعارفی پمفلٹ تقسیم کئے۔

پریس کانفرنس

9 نومبر 2012ء کو ٹورانٹو شہر کے ایک بڑے ہوٹل Ritz Carlton میں تمام خبر رساں ایجنسیوں، اخبارات اور ٹی وی نمائندوں کو جلسہ سیرۃ النبی ﷺ سے متعارف کروانے کے لئے پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں محترم عطاء الواحد صاحب سیکرٹری نومبائعین، مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا، محترم فرحان کھوکھر صاحب سیکرٹری دعوۃ الی اللہ اور محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے خطاب کیا اور جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کرنے کی غرض وغایت بیان کی۔

کثیر تعداد میں مہمانوں کو مدعو کرنے کی تحریک کے لئے محترم امیر صاحب نے خدام کے ہمراہ ٹورانٹو اور گردونواح کی تمام جماعتوں کا دورہ کیا اور ویڈیو کلپز کے ذریعہ پروگرام کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق زیادہ سے زیادہ تعداد میں غیروں کو دعوت دینے کی تحریک کی۔

آن لائن رجسٹریشن

پروگرام سے ایک ہفتہ قبل آن لائن رجسٹریشن پر مہمانوں کا رش پڑ گیا اور جب رجسٹریشن کی تعداد 4 ہزار تک پہنچ گئی تو احباب جماعت کے لئے جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کی کارروائی آن لائن Stream کے ذریعہ بیوت الذکر اور مراکز نماز میں دیکھنے کا اہتمام کر دیا گیا اور درخواست کی گئی کہ ڈیوٹیوں کے سوا احباب جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کے لئے رائے تھامسن ہال تشریف نہ لائیں تا کہ زیادہ سے زیادہ مہمانوں کے لئے جگہ مہیا کی جاسکے۔

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کی کارروائی

20 نومبر 2012ء کو جلسہ کی کارروائی ساڑھے چھ بجے شروع ہونا تھی لیکن داخلی دروازوں پر ہجوم ایک گھنٹہ قبل ہی شروع ہو گیا تھا دونوں دروازوں پر ہر رنگ ونسل کے چھوٹے بڑے قطاریں بنائے ہال میں جانے کے لئے بیتاب تھے اور راہ چلتے لوگ اِن مشتاق چہروں کو حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ ہمارے نوجوان رضا کاروں نے یہ موقع بھی ہاتھ سے جانے نہ دیا اور ہر آنے جانے والے کے ہاتھ میں ہزاروں تعارفی پمفلٹ تھما دیئے۔ آنے والے مہمانوں میں غیر مسلموں کے ساتھ ساتھ ایک بڑی تعداد ایرانی، صومالی، سوڈانی، افریقی اور عربوں، غیر از جماعت احباب کی نظر آئی۔ ہر مہمان کو استقبالیہ ٹیم کے نمائندے مسکراتے ہوئے چہروں سے سیٹ نمبر کے ساتھ تعارفی لٹریچر اور گفٹ کوپن دے رہے تھے۔ یہ مہمان لابی میں لگائے گئے بک سٹال سے اپنی پسند کی کتابیں مفت حاصل کر رہے تھے۔ لوگوں نے بہت شوق سے آنحضرت ﷺ پر نمائش بھی دیکھی اور گہری دلچسپی ظاہر کی۔ اسی طرح Humanity First کے سٹال پر لوگوں کا ہجوم تھا اور جماعت احمدیہ کی بنی نوع انسان کی خدمت اور کارگزاری کا بڑی حیرت سے جائزہ لے رہے تھے۔

ضیافت ومہمان نوازی

شعبہ ضیافت نے مہمان نوازی کے لئے ہر منزل پر جگہ جگہ ریفریشمنٹ کے سٹالز سجائے ہوئے تھے اور وافر مقدار میں سینڈوچ، متفرق پھل و مشروبات، چائے اور کافی وغیرہ کا بہت اعلیٰ انتظام تھا۔ کانفرنس شروع ہونے سے قبل اور بعد میں بھی مہمانوں کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ نوجوان مہمان نوازی میں ہمہ تن مستعد تھے۔

جلسہ میں ہر شعبہ ہائے زندگی کے افراد کے ساتھ بہت سے سابقہ اور موجودہ ممبران اسمبلی اور کونسلر حضرات بھی تشریف لائے جن میں مندرجہ ذیل نمایاں تھے:

Hon. Jean Augustine
Hon. Maria Minna, ex MP
Hon. Kathleen Wynne, MPP
Mr. Reza Moridi, MPP
Mr. Michael Prue, MPP
Ms. Yasmin Ratan, ex MP
Mr. Rob Oliphant, ex MP
Ms. Marilyn Iafrate, Councillor
Mr. Max Khan, Councillor
Mr. Tony Lambert, Councillor
Mr. Ron Starr, Councillor
Mr. Gerradr Kennedy
Ms. Sandr Pupatello
Mr. & Mrs. Zul Kassamali
Mr. Omar Alghabra

ان کے علاوہ جناب شفیق قادری ممبر صوبائی اسمبلی مع فیملی، جناب امتیاز سید مع فیملی اور جناب خالد عثمان نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔

چھ بجے مرکزی ہال تقریباً کھچا کھچ بھر چکا تھا اور مہمانوں کو گیلریوں کا رخ کرنا پڑا۔

چھ بج کر چالیس منٹ پر سیکرٹری دعوت الی اللہ محترم فرحان کھوکھر صاحب نے جلسہ کا مختصر تعارف کروایا۔

تلاوت کے بعد مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے اپنے خطاب میں آنحضرت ﷺ پر بنائی گئی توہین آمیز فلم پر شدید مذمت کی اور آزادی ضمیر اور آزادی صحافت کے نام پر کی جانے والی ظالمانہ حرکتوں کو سراسر غیر اخلاقی اور شر انگیز قرار دیا اور مطالبہ کیا کہ تمام حکومتیں مل کر امن کا ایک ایسا چارٹر تشکیل دیں جس کی رو سے کسی شہری کو دوسرے کے مذہبی جذبات سے کھیلنے کا کوئی حق نہ ہو۔

مرکزی پروگرام

اجلاس کا مرکزی پروگرام جس کا عنوان ’’حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعجب انگیز کہانی‘‘ رکھا گیا تھا، مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب نائب امیر یو ایس اے نے پیش کیا۔ آپ نے انتہائی مؤثر انداز میں سلائیڈز اور ویڈیوز کی مدد سے آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ کے مختلف ادوار کے بارہ میں اپنا خطاب ابراہیمی دور سے شروع کیا اور خطبہ حجۃ الوداع تک تمام واقعات پر روشنی ڈالی۔

خطاب کے دوران موضوع کے اعتبار سے سلائیڈز اور ویڈیو کلپ دکھائے جاتے رہے۔ اِن کے دلچسپ اور روح پرور خطاب کو حاضرین نے مکمل خاموشی اور توجہ سے سُنا۔

خطاب کے دوران واقفین نو بچوں اور بچیوں نے حضرت مسیح موعود کے عربی قصیدہ کے اشعار سنائے اور نعت پیش کی۔

نعت میں بچوں نے خوبصورت انداز اور مترنم آواز میں اپنے پیارے آقا ﷺ کے حضور سلام عقیدت پیش کیا۔

مولانا اظہر حنیف صاحب کے روح پرور پروگرام کے بعد محترم مولانا نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج یو ایس اے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر مختصر خطاب کیا اور آنحضور ﷺ کی حیات مبارکہ سے عفو اور درگزر کے وہ عظیم واقعات دُہرائے جن کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

پروگرام کے آخر میں تقریباً نو بجے رات محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنے اختتامی کلمات میں حضرت مسیح موعود کی تحریرات میں سے اپنے آقا و مطاع حضرت محمد ﷺ کے بارہ میں ایک پُرشوکت اور وجد آفرین اقتباس پیش کیا اور آزادی اظہار کے بارہ میں جماعت احمدیہ کا دو نکاتی ایجنڈا پیش کیا اور کہا کہ:

1۔ ہم میں سے ہر ایک اس حرکت پر اظہار نفرت کرے۔

2۔ ہم کینیڈا میں ایسا ماحول پیدا کریں کہ کسی کو کسی بھی مذہب کے پیشوا کی توہین کرنے کی جرأت نہ ہو۔

اس کے بعد آپ نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اس پروگرام میں دو ہزار سے زائد مہمانوں نے شرکت کی جن میں سیاسی رہنما، یونیورسٹیوں کے پروفیسرز، ڈاکٹرز، وکلاء دانشور، محقق اور زندگی کے اعلیٰ طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے۔

میڈیا کوریج

ایک ہزار 990 مقامات پر انٹرنیٹ کے ذریعہ یہ پروگرام براہ راست دیکھا اور سُنا گیا۔

بیت الاسلام سمیت ٹورانٹو کی تمام بیوت الذکر اور مراکز نماز اور کینیڈا کے دیگر دور دراز شہروں میں احباب جماعت نے بڑی تعداد میں یہ پروگرام دیکھا اور سُنا۔ اندازہ ہے کہ 10 ہزار سے زائد احباب و خواتین نے پروگرام انٹرنیٹ کے ذریعہ دیکھا اور استفادہ کیا۔

CBC TV نے اگلے روز 21 نومبر 2012ء کو اپنے مقبول پروگرام Only in Canada میں اس پروگرام کو اپنی خبروں کی زینت بنایا۔ اس پروگرام کو دیکھنے والوں کی تعداد 6.8 ملین بتائی جاتی ہے۔ راول ٹی وی نے بھی اِس پروگرام کی بھرپور کوریج کی۔

پروگرام کے اختتام پر سب ہی مہمانوں نے محترم امیر صاحب کو گھیر لیا اتنے کامیاب اور منظّم پروگرام کو ترتیب دینے پر مبارکباد کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ بہت سے مہمانوں اور معززین نے اِس بات کا برملا اظہار کیا کہ اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارہ میں اتنا جامع دستاویزی پروگرام پہلے کبھی دیکھا نہ سنا۔ بعد میں بھی بہت سے مہمانوں نے محترم امیر صاحب اور دوسرے منتظمین سے بذریعہ ای میل اتنے مفید اور معلوماتی پروگرام کی دعوت پر شکریہ ادا کیا۔

مکرم محمد حسین شاہد صاحب مربی سلسلہ

تاثرات جلسہ سالانہ یوکے 2012ء

ہوتی نہ اگر روشن وہ شمع رخ انور
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دنیا کے پروانے

جلسہ سالانہ یوکے 2012ء میں اس بار مرکزی وفد میں خاکسار کو شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس جلسہ میں شرکت سے ربوہ کے پرانے جلسوں کی یادوں کا ایک سلسلہ آنکھوں کے سامنے آ گیا موسم سرما کی چھٹیوں میں دسمبر کے آخری عشرہ میں سکولوں اور کالجوں وغیرہ میں چھٹیاں ہو جاتی تھیں ان جگہوں میں مہمانوں کا قیام ہوتا تھا اور طلباء کی ڈیوٹیاں لگ جاتی تھیں۔

ماہ دسمبر کے آتے ہی ربوہ میں ہر طرف صفائی کیلئے وقار عمل شروع کر دیئے جاتے تھے اور کہا جاتا کہ ربوہ کو ایک غریب دلہن کی طرح سجا دیا جائے۔ آخری عشرہ میں کارکنان کی ڈیوٹیوں کا چارٹ مختلف جگہوں پر آویزاں کر دیا جاتا تھا۔ جلسہ سالانہ کے دفاتر کے احاطہ میں میٹنگ ہوتی جس میں افسر صاحب جلسہ سالانہ اور منتظمین اپنے اپنے شعبوں سے متعلق ہدایات دیتے پھر مہمانوں کی آمد شروع ہو جاتی اور لنگر خانے بتدریج اپنا کام شروع کر دیتے ہر طرف رونقیں ہی رونقیں لگ جاتیں ہر طرف ٹھاٹھیں مارتا ہوا ایک سمندر نظر آتا۔ سڑک پر مختلف مقامات پر گیٹ بنائے جاتے اور ان پر اھلاً و سھلاً و مرحبا اور خوش آمدید وغیرہ کے بینرز لگائے جاتے۔ لاری اڈہ پر اور ریلوے سٹیشن پر استقبالیہ کیمپ قائم کئے جاتے لاری اڈہ پر ہر وقت اھلاً و سھلاً و مرحبا کے نعروں سے فضا گونج رہی ہوتی اور سٹیشن پر سپیشل ٹرینوں کی آمد کے متعلق اعلان ہو رہے ہوتے دفتر میں گمشدہ اشیاء کے بارے اعلانات ہو رہے ہوتے۔ جلسہ گاہ میں خلیفہ وقت کے روح پرور خطابات کے علاوہ علماء سلسلہ کی تقاریر بھی سامعین کے دلوں میں ایک جوش اور ولولہ پیدا کرتی تھیں۔ نعرہ ہائے تکبیر سے فضاء گونج رہی ہوتی۔ سارا سال ہی اس جلسے کا انتظار رہتا تھا۔ خدا کرے کہ یہ رونقیں جلد دوبارہ بحال ہوں۔ اہل پاکستان جلسہ کی برکات سے مستفید ہوں۔

ع

دور ہوں گی کلفتیں عرصوں کی اور پیاس بجھے گی برسوں کی

یہی سلسلہ لندن کے جلسہ سالانہ میں اک نئے انداز اور نئی شان سے دیکھا جس کی روح رواں خلیفہ وقت کی ذات تھی بلاشبہ تمام پروگرام آپ کی ذات کے گرد گھومتے ہیں اور یہ سب خلافت ہی کی برکات کا فیضان ہے۔ پیارے امام سے ملاقاتیں، پیارے امام کی اقتداء میں نمازیں جمعہ کے خطبات بلاشبہ ایسی کیفیات ہیں جنہیں احاطہ تحریر میں لانا ممکن نہیں۔ مورخہ 16/اگست 2012ء کو خاکسار جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے لندن پہنچا تو رمضان المبارک کے چند ایام باقی تھے حضور کے اختتامی درس القرآن کے پروگرام میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اگلے روز عیدالفطر کی تقریب تھی دیار حبیب میں عید کا لطف ہی نرالا تھا۔

اسلام آباد میں حضرت خلیفة المسیح الرابع کے مزار پر دعا کی توفیق ملی تو اک جذبات کا سیلاب اُمڈ آیا کہ اے پیارے آقا تجھ پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ آپ تو اپنے متوالوں کو ہمیشہ صبر کی تلقین کرتے تھے اور اس طرح تسلیاں دیتے تھے۔ ع

ہم آن ملیں گے متوالو بس دیر ہے کل یا پرسوں

پھر یہ کہہ کر تسلی دی ہے۔ ؎

جب میری راہ اس کے فرشتے کریں گے صاف
جب ہوں گے واپسی کے اشارے تب آئیں گے

آخر خدائی تقدیر غالب آئی اور آپ دیار مغرب کو ہی اپنا مسکن بنا کر اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

نئی جلسہ گاہ اسلام آباد سے تقریباً سات کلومیٹر کے فاصلے پر نہایت وسیع و عریض دامن کوہ میں واقع ہے۔ جلسہ کے آغاز سے چند یوم قبل ہم نے یہ مقام دیکھا تو سوائے چند عمارتوں کے دور تک کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی تھی لیکن جلسہ کے ایام میں یوں لگتا تھا جیسے یہاں پر ایک نیا شہر بسا دیا گیا ہے جنگل میں منگل کا سا سماں تھا ہر طرف رونق ہی رونق تھی۔ موجودہ حالات کے تقاضا کے مطابق ڈیوٹیوں کا انتظام بھی نہایت عمدہ تھا کارکنان اپنے شعبہ کے تحت نہایت مستعدی سے اپنے فرائض ادا کر رہے تھے۔ جلسہ کے ایام میں شعبہ مہمان نوازی اور کارکنان کی خدمات بھی نہایت قابل قدر تھی۔ بھرپور انداز میں خدمت میں ہمہ تن مصروف نظر آتے تھے۔ بیت الفتوح میں نماز فجر اور درس کے بعد ایک صاحب اعلان کرتے کہ مارکی میں چائے تیار ہے احباب چائے پی لیں۔ بعض دوست احباب نے بھی اعلیٰ درجہ کے اخلاص کا مظاہرہ کرتے ہوئے مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔

یہاں کی بیوت الذکر، مشن ہاؤسز، دفاتر اور جامعہ احمدیہ کی عمارت نہایت خوبصورت دیدہ زیب اور وسیع ہیں۔ ان کو دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو کس قدر ترقیات سے نواز رہا ہے اور ہر چڑھنے والا دن کئی ترقیات لے کر طلوع ہوتا ہے۔

مختلف رنگ و نسل کے افراد یوں لگتے تھے جیسے وحدت کی ایک لڑی میں پرو دیئے گئے ہیں ایک حسین معاشرہ کے گلہائے رنگا رنگ ایک عجیب خوشبو بکھیر رہے تھے جوں ہی جلسہ گاہ میں پروگرام شروع ہوتے پنڈال بھرنا شروع ہو جاتا اور تھوڑی دیر میں ہی کناروں تک بھر جاتا اور سب ہمہ تن خاموش ہو کر پروگرام سنتے۔ حضور انور کے جلسہ کے ولولہ انگیز اور روح پرور خطابات ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست ساری دنیا میں نشر ہو رہے تھے۔ جو جلسہ کے پروگرامز کے ساتھ ساتھ انٹرویوز اور تبصرے بھی براہ راست نشر کر کے تمام دنیا کو محظوظ کر رہے تھے۔ حضور انور کی موجودگی میں سٹیج پر مہمانوں کے تاثرات عجیب سماں باندھ رہے تھے۔ جلسہ سالانہ برطانیہ میں ممبرز آف پارلیمنٹ، حکومتوں کے نمائندگان، معززین جماعت کے بارے اپنے خیالات کا اظہار کرتے تھے۔ سب ہی جماعت کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتے تھے اور جماعت کے سلوگن Love for all Hatred for none کو سراہتے ہوئے جماعت کے اس ماٹو کو امن اور محبت کی علامت کے طور پر عام کرنے کا اظہار کرتے اور ان کے تاثرات سے لگتا تھا کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے راہیں ہموار کر رہے ہیں اور وہ وقت دور نہیں جب قومیں اس میں شامل ہوں گی۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ ؎

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگہ زندہ وار

ان تمام امور کا خلاصہ اگر بیان کیا جائے تو وہ کچھ ایسے بنتا ہے کہ یہ جلسہ سالانہ خلافت احمدیہ کی برکت کی وجہ سے امتیازی حیثیت حاصل کر چکا ہے۔ جس سے افراد جماعت مختلف رنگوں میں فیضیاب ہو رہے ہیں اور دنیا اس نعمت سے محروم ہے۔ افسوس کہ برکتوں کے ایام اتنی تیزی سے گزرے کہ احساس تک نہ ہوا ہم ان حسین یادوں کو دلوں میں سموئے ہوئے واپس وطن پہنچ گئے۔ خدا کرے ہم ان یادوں کو ہمیشہ اپنے دلوں میں نقش کر لیں اور یہ قافلہ غلبہ دین حق کی راہوں پر سدا رواں دواں رہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جلسہ سالانہ کے مقاصد کو حاصل کرنے والا بنائے اور ہم حضرت مسیح موعود کی ان دعاؤں کے وارث بنیں جو جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کیلئے فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت احمدیہ کا سچا وفادار بنائے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم طاہر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

احمدیہ بیت الحمد کنری ضلع عمرکوٹ میں مورخہ 13 مارچ 2013ء کو بعد نماز مغرب جلسہ سیرۃ النبیؐ کا انعقاد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت مرکز سے تشریف لائے ہوئے ہمارے بزرگ محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے فرمائی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدازاں نعتیہ کلام پیش کیا گیا اس کے بعد محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کی روشنی میں خطاب فرمایا۔ آخر پر محترم عبدالسمیع بھٹی صاحب صدر جماعت کنری نے محترم حافظ صاحب، جلسہ میں شریک 5 غیر از جماعت مہمانوں اور جلسہ میں شامل 260 احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ بعدازاں محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے دعا کرائی۔ دعا کے بعد جلسہ میں شامل تمام افراد میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ جس کے بعد جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم اسد احمد ناصر صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میرے نانا مکرم ناصر الدین صاحب شدید علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرمہ امۃ الروف صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم اللہ باجوہ صاحب دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ اطلاع دیتی ہیں کہ میری خوش دامن محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شاہ نواز باجوہ صاحب مرحوم مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں احباب سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا کامران صفدر صاحب منڈی بہاؤالدین شہر تحریر کرتے ہیں۔ میری نانی محترمہ زبیدہ خاتون صاحبہ کالا گوجراں ضلع جہلم خون کی کمی کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم سید عبدالمالک ظفر صاحب صدر محلّہ دارالشکر شمالی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد ربوہ کی آنکھ کا آپریشن مورخہ 20 مارچ 2013ء کو شیخ زید ہسپتال لاہور میں متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کو کامیاب فرمائے، بعد کی پیچیدگیوں سے بچائے اور جلد کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

مکرم تنویر الدین صابر صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے والد محترم لعل دین صدیقی صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ گزشتہ تین دنوں سے مثانے میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کو معجزانہ طور پر شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عطاء الرحیم حامد صاحب ابن حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے برادر نسبتی مکرم محمد رشید صاحب بی اے ایل ایل بی آفیسر یونائیٹڈ بینک فیصل آباد ابن مکرم ملک محمد حنیف صاحب مورخہ 19 فروری 2013ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ مورخہ 21 فروری کو آپ کی نماز جنازہ مکرم منیر احمد منیب صاحب نے بیت منعم دارالنصر غربی ربوہ سے ملحقہ گراؤنڈ میں بعد نماز ظہر پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب وکیل المال ثالث نے کروائی مرحوم حقوق العباد ادا کرنے والے، ہمدرد انسان تھے اور بھی بہت سی خوبیوں کے مالک تھے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد جچہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے اسلام آباد اور راولپنڈی کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون

مستحق طلبہ کی امداد

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اِقْــرَا...... کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا، یہاں تک فرمادیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے، پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

آپ کے عاشق صادق سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ہمیں یہ نوید دی کہ

''میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے...''

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

علم و معرفت میں کمال حاصل کرنا اب صرف احمدی کی شان ہوگا جس کی زندہ مثال ڈاکٹر عبدالسلام ہیں۔ ہمیں تو ہزاروں ڈاکٹر عبدالسلام چاہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا

''اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔''

(خطبات ناصر جلد اوّل صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

''اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، مجھے بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے''

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ نمبر 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا

''طلبہ کی امداد کا ایک فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2007)

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کے لئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کیلئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ ''امداد طلبہ'' کے نام سے قائم ہے۔ اس کے ذریعہ امسال یکم جولائی 2010 سے جون 2011 تک 7379 طلباء/ طالبات کو وظائف اور 302 طلباء/ طالبات کو کتب مہیا کر چکے ہیں۔

یہ شعبہ مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء و طالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ قوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1:۔ سالانہ داخلہ جات، 2:۔ ماہوار ٹیوشن فیس 3:۔ درسی کتب کی فراہمی، 4:۔ فوٹو کاپی مقالہ جات، 5:۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری 8 ہزار روپے سالانہ سے 10 ہزار روپے تک

2۔ کالج لیول 24 ہزار روپے سالانہ سے 36 ہزار روپے تک

3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کیلئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

فون: 0092 47 6215 448

موبائل: 0092 321 7700833

0092 333 6706649

E-mail:

assistance@nazarattleem.org

URL: www.nazarattaleem.org

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

عجائبات عالم

پیٹرا۔اردن

دنیا کے قدیم ترین شہروں میں سے ایک

1812ء میں سوئٹزر لینڈ کا ایک مہم جو جان برک ہارڈ ایک عرب سوداگر کا بھیس بدل کر اردن کے قدیم شہر میں سے گزرا۔ جب وہ قدیم آدم کی پہاڑیوں کے نزدیک پہنچا تو اس نے ان کہانیوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے ایک حقیقت کی شکل میں دیکھا جو اس نے بڑوں سے زمین میں دفن ہو جانے والے شہر کے متعلق سنی تھیں۔ پہاڑوں کے ایک تنگ درے سے گزر کر برک ہارڈ مندروں اور گنبدوں کے اس خوبصورت شہر میں پہنچا جو چٹانوں کو کاٹ کر بنائے گئے تھے۔اس شہر کو دیکھ کر وہ حیرت زدہ ہو گیا اور یوں اس نے پیٹرا کا قدیم شہر دوبارہ دریافت کیا جس کے اصل مقام کو مغربی دنیا کے لوگ ایک ہزار سال قبل بھلا چکے تھے۔

پیٹرا جنوبی اردن کے چٹانی علاقوں میں واقع ہے۔ یہ شہر آؤٹ ڈور میوزیم کی مانند لگتا ہے۔قسطنطنیہ، مصری، رومی اور یونانی طرز تعمیر کا امتزاج والا یہ شہر دیگر قدیم شہروں سے بڑا منفرد نظر آتا ہے۔اس کی بنیاد نباتینز نے رکھی جو کہ عرب تھے۔ پیٹرا کی معیشت کا دارومدار تجارت پر تھا۔ قدیم نباتینز نے تقریباً 300 قبل مسیح میں اس شہر کو چٹانوں کو تراش کر بنایا۔ اس وقت پیٹرا پہاڑ کی نوکیلی چوٹیوں سے گھرا ہوا ہے۔اصل میں یہ شہر مشرق وسطیٰ کے قدیم راستوں کے سنگم پر واقع ہے۔اونچے پہاڑوں میں یہی وہ راستہ تھا جہاں سے گزر کر عربوں کے تجارتی قافلے بحیرہ روم اور بحیرہ اسود پہنچا کرتے تھے۔اوران عربوں (نباتینز) کی کمائی کا اصل ذریعہ تجارتی راستوں کی حفاظت سے حاصل ہونے والا ٹول ٹیکس تھا۔

پیٹرا کی ایک اور اہمیت یہ تھی کہ یہاں پانی کثیر تعداد میں تھا جو ان قافلوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کافی ہوتا تھا۔ جلد ہی یہ شہر ایک عظیم تجارتی مرکز اور نباتی سلطنت کا دارالحکومت بن گیا۔ یہ سلطنت 106ء تک قائم رہی پھر رومیوں نے پیٹرا کو فتح کر لیا۔ چھٹی صدی عیسوی کے وسط میں یہ شہر بالکل ویران ہو گیا۔ آخر کار چھٹی صدی عیسوی کے وسط میں یہ شہر بالکل ویران ہو گیا۔ آخر کار 8 ویں صدی عیسوی کے وسط میں ایک خوفناک زلزلے کے نتیجے میں یہ عظیم الشان شہر مکمل طور پر زمین کے نیچے دفن ہو گیا۔

اب اس شہر کے جو کھنڈرات دریافت ہوئے ہیں اس کے مطابق اس میں داخلے کے لئے ایک تنگ گھاٹی سے گزرنا پڑتا ہے جو کہ 5 میٹر چوڑی اور 200 میٹر بلند ہے ان کھنڈرات میں وہ عمارتیں ہیں جو شہر کے مرکز میں واقع تھیں۔ بہت سے مندر اور گنبد جو پہاڑوں کو کاٹ کر بنائے گئے تھے اب تک اپنی اصل حالت میں موجود ہیں۔ان میں سب سے زیادہ مشہور ''کیشنی'' ہے جو پیٹرا تک جانے والے تنگ درے سق کے اندرونی سرے کی مخالف سمت میں بنا ہے۔ کیشنی کی مرکزی عبادت گاہ 202 مربع میٹر رقبہ پر مشتمل ہے۔اس کے ساتھ دو چھوٹے کمرے ہیں جو راہبوں کے رہنے کے لئے مخصوص تھے۔

کیشنی ایک مندر ہے اور اس کا ایک گنبد بھی ہے۔اس لفظ کا عربی مفہوم خزانہ ہے۔ مقامی بدوؤں کا خیال تھا کہ اوپر کے مرکزی ہال میں جو خاکدان بنا ہوا ہے اس میں ایک مصری فرعون کا خزانہ چھپا ہوا ہے۔ اوپر ایک قربان گاہ بھی ہے جہاں کئی درزیں بنی ہیں جن کے ذریعے قربانی کے جانوروں کا خون نیچے گرایا جاتا تھا۔ پیٹرا سے جنوب کی طرف وسیع و عریض صحرائی لینڈ سکیپ ہے جسے وادی روم کہا جاتا تھا۔ یہاں بدو قبائل آباد ہیں جو آنے والے مہمانوں کی قہوے سے تواضع کرتے ہیں۔

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔ مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جا سکے۔ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 18۔مارچ	
طلوع فجر	4:49
طلوع آفتاب	6:13
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	6:20

زدجام عشق
زدجام عشق خاص
کستوری والی
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

TAHIR طاہر
طاہر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ کی
صندلین گولیاں
حکیم منور احمد عزیز
03346201283
پھوڑے پھنسی، خارش اور چہرہ کے بدنما داغوں کیلئے
150 گولیاں -/160 روپے

الحمید ہومیو کلینک
پرانی اور نئی لیکن ضدی امراض
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبد الحمید صابر یم۔ اے
ڈی ایچ ایم ایس پنجاب آر ایم ایم بی (پاکستان)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ
0344-7801578

Got.Lic# ID.541
ملکی وغیر ملکی ٹکٹ۔ ریکنفرمیشن۔ انشورنس
ہوٹل بکنگ کی بارعایت سروس کے لئے
Sabina Travels
Consultant
Yadgar Road Rabwah
047-6211211,6215211
0334-6389399

FR-10

گل احمد، نشاط، فردوس، اتحاد
All ToP Brand
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ چوک ربوہ: +92-47-6213312

F R S RABWAH
اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
فیوچر ریس سکول ربوہ
● یورپین طرز تعلیم، کوئی ہوم ورک نہیں۔
● گزشتہ سال پرائمری بورڈ میں شاندار رزلٹ
● نرسری تا پنجم داخلے جاری ہیں۔
دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ
فون: 047-6213194 موبائل 0332-7057097

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

مکان برائے فروخت
ربوہ کے بالکل وسط میں دارالصدر جنوبی ربوہ بالمقابل ایوان محمود مکان 3/13 برائے فروخت ہے
رابطہ: انس احمد ابڑو حال لندن
فون: 0044-7917275766
(ڈیلر حضرات سے معذرت)

الصادق اکیڈمی بوائز ہائی سکول دارالصدر جنوبی کلاس 6th تا 9th داخلہ شروع
☆ بہترین عمارت، ماحول، مکمل لیبارٹری، لائبریری کی سہولت۔ میٹرک کے شاندار رزلٹ کا حامل ادارہ
☆ تجربہ کار اساتذہ اور ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی، بچوں کے بہتر مستقبل اور داخلہ کیلئے دفتر سے فوری رابطہ کریں۔
☆ فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ ☆ چند اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں۔
☆ 9th کی نئی کلاسیں جاری ہیں۔
پرنسپل الصادق بوائز سکول نزد مریم ہسپتال ربوہ فون: 0345-7593141,047-6214399

Skylite Training Institute Of Information Technology
سکائی لائٹ انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام کمپیوٹر کورسز کا اجرا ہو چکا ہے
داخلے جاری ہیں
مناسب فیس
انتہائی پروفیشنل ٹیچرز، بہترین کلاس روم اور لیب
JOB OPPORTUNITIES
MBA اور Graduates کے لیے : آج ہی رابطہ کریں
25000 سے 50000 تک کمانے کا موقع : jobs@skylite.com
کمپیوٹر بیسک | مائیکروسافٹ آفس | ویب ڈیویلپمنٹ | آن لائن مارکیٹنگ | گرافکس ڈیزائننگ
047-6215742 4/14، سیکنڈ فلور، گول بازار ربوہ Skylite Communications